4635-ہوائی جہاز کا مسافر احرام کب باندھے گا؟

سوال

میں اللہ کے حکم سے اس برس حج کرنا چاہتا ہوں اور ریاض سے جدہ فضائی راستے ہوائی جہاز سے سفر کرونگا توبالتحدید کہاں سے احرام باندھنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اس حالت میں آپ کا میقات قرن منازل ہے جسے اس وقت سیل کبیر کہا جاتا ہے ۔

اور جو کوئی بھی جس میقات سے گزرے وہاں سے اس پر احرام باندھنا واجب ہے اور اگر وہ میقات سے نہیں گزرتا تو اس پر واجب ہے کہ جب وہ میقات کے محاذي اور برابر ہو تو اس پر احرام باندھنا واجب ہے ، چاہے وہ فضاء میں ہو یا خشکی کے راستے یا سمندر کے راستے سے ۔

لھذا آپ پر واجب ہے کہ جب ہوائی جہاز میقات کے برابر ہو تو احرام باندھ لیں ، اور یہ دیکھتے ہوئے کہ ہوائی جہاز میقات سے بہت تیز رفتاری کے ساتھ گزرے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ احتیاطا میقات سے کچھ دیر قبل ہی احرام باندھ لیں ۔

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہیں :

اور جس کے راستے میں میقات نہ ہو ، وہ قریبی میقات کے محاذی ہونے پر احرام باندھے گا چاہے وہ فضائی راستے سے آئے یا سمندری یا پھر خشکی کے راستے ، اور ہوائی جہاز کا مسافر اس وقت احرام باندھے گا جب وہ میقات کے برابر اور محاذي ہو یا پھر وہ احتیاطا اس سے پہلے ہی احرام باندھ لے تا کہ وہ بغیر احرام میقات تجاوز نہ کرجائے ، اور جو کوئی میقات تجاوز کرنے کے بعد احرام باندھے اس کے ذمہ دم جبران لازم آتا ہے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (198/2) ۔

اور اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) کا فتوی ہے :

جدہ صرف وہاں کے رہائشی اور رہنے والوں کے حج و عمرہ کا میقات ہے ، اور اسی طرح اس کا بھی میقات ہے جو وہاں حج یا عمرہ کی نیت کیے بغیر ملازمت کی غرض سے آئے اور بعد میں حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ بن جائے ، لیکن وہ جس سے پہلے میقات ہو جس طرح اہل مدینہ اور اس کے پیچھے یا میقات کے محاذی رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے چاہے وہ فضائی راستے سے آئیں یا خشکی کے راستے سے ۔

اور جحفہ کے رہنے والوں اور جو اس کے محاذي اور برابر میں رہتے ہیں چاہے وہ فضائی راستے سے آئیں یا سمندر اور خشکی سے آئیں ، اور یلملم بھی اسی طرح ہے ، تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے میقات یا اس کے محاذي اور برابر سے فضائی راستے سے ہو یا سمندر اور خشکی کے راستے سے احرام باندھ کر آئے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ الافتاء (130/11) ۔

اور میقات کے محاذي جگہ سے احرام باندھنے کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ دونوں شہر (کوفہ اور بصرہ) فتح ہوئے تو اہل کوفہ اور اہل بصرہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے : اے امیر المومنین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن (قرن منازل) کو حد مقرر فرمایا اور یہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ایک طرف آتا ہے ، اور اگر ہم قرن جائیں تو ہمیں بہت مشقت اٹھانا پڑتی ہے ۔

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : تم اپنے راستے میں ہی اس کے برابر اور محاذی جگہ دیکھ لو ، تو ان کے لیے ذات عرق کو مقرر فرمایا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1458) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں :

(تم اس کے محاذی جگہ کو دیکھو) یعنی جس راستے سے تم سفر کرتے ہو وہاں میقات کے برابر اور محاذی جگہ کو میقات شمار کرلو اور اپنے راستے سے ہٹ کر وہاں نہ جاؤ ۔ اھ دیکھیں : فتح الباری (3/389) ۔

یہ علم میں ہونا ضروری ہے کہ میقات سے قبل احرام باندھنا سنت نہیں ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا عمل نہیں کیا ، اور سب سے بہتر اور اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے ، لیکن جب انسان فضائی راستے سے ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کر رہا ہو تو ہوائی جہاز کا میقات کے برابر اور محاذی جگہ پر رکنا ممکن نہیں ، تو وہ احتیاطا ظن غالب پر احرام باندھ لے تا کہ بغیر احرام میقات سے تجاوز نہ کر جائے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے والوں میں سے کسی ایک سے بھی یہ منقول نہیں کہ انہوں نے ذوالحلیفہ سے پہلے احرام باندھا ہو ، اور اگر میقات متعین نہ کردیا ہوتا تو وہ اس کی جانب جلدی کرتے کیونکہ اس میں زیادہ مشقت ہوتی اور اجر بھی زیادہ ہوتا ۔ فتح الباری (3/387) ۔

واللہ اعلم .